حُجّة الاسلام

رسم خط قرآن پر ایک عربی مخطوطہ

محمد صلاح الدین عمری

قرآن منبع ہدایت ہے۔ اس کی رہنمائی انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ قرآنی رہنمائی کے مطابق زندگی گذارنا موجب سعادت اور اس کی رہنمائی سے منہ موڑنا باعثِ شقاوت ہے۔ لہذا قرآنی پیغام کو بہمہ وجوہ سمجھنے اور عام کرنے کی ضرورت نے ہر دور میں قرآن کے متنوع اور مختلف الجہات پہلوؤں پر مستقل تصانیف کے سلسلہ کو جاری رکھا ہے۔ چنانچہ "علوم قرآن" علم کا ایک ایسا پہلو ہے جو بذات خود ایک پوری علمی دنیا کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ علوم قرآن پر جو گرانقدر اور وقیع علمی وتحقیقی سرمایہ وجود میں آیا، علمی دنیا کی تاریخ ایسی کوئی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ قرآنی سرچشمہ سے پھوٹنے والے متعدد علوم کے علاوہ قرآن فہمی کے لئے علم لغت، علم نحو، علم صرف اور علم اشتقاق کا ارتقاء ہوا، قرآنی پیغام کی حفاظت اور اس کو اندیشۂ تحریف سے محفوظ رکھنے کی غرض سے نحوی قواعد کو باضابطہ شکل دی گئی اسی طرح کتابت قرآن کی صورتوں اور شکلوں پر بھی علماء نے توجہ دی اور اس موضوع پر مستقل تحریریں سپرد قلم کیں، اور ہر ہر حرف، ہر ہر لفظ، ہر ہر جملہ حتی کہ نقاط اور شوشوں تک کی جزوی تفصیلات کو محفوظ کر دیا۔ الغرض قرآنی رسم الخط بھی ایک مستقل علم کی حیثیت سے وجود میں آیا جس کی اساس مصحفِ عثمانی ہے۔ اس رسم الخط میں علماء نے کسی قسم کی تبدیلی کو ناجائز اور کتابت قرآن میں مصحفِ عثمانی کی اتباع لازمی قرار دی ہے۔ دراصل حضرت عثمانؓ کے عہدِ خلافت میں چار صحابہؓ پر مشتمل ایک مجلس نے قرآنی نسخوں کو مرتب کرتے وقت حضرت زید بن ثابتؓ کے نسخے کے مطابق حروف وکلمات کو لکھنے کا جو خاص انداز اختیار کیا تھا، علماء نے اس کو "علم خط المصحف" یا "علم رسم المصحف" کا نام دیا ہے چونکہ یہ رسم الخط حضرت عثمانؓ کو پسند تھا اور اس کو ان کی موافقت حاصل تھی لہذا ان کی جانب منسوب

کرکے اس کو "خط عثمان" یا "رسم عثمان" بھی کہا جاتا ہے۔ اس رسم الخط کو "الاصلاح السلفی" بھی کہتے ہیں[1]۔ اس طریقہ کے مطابق قرآن کے رسم الخط کو (۶) قاعدوں پر مرتب کیا گیا ہے یعنی "حذف"، "زیادہ"، "ہمزہ"، "بدل"، "وصل" اور "فصل"۔ بعض الفاظ کی قرأت دو طریقوں سے ہوتی ہے، اور بعض کی کتابت کے دو طریقے ہیں۔ کبھی قرآن میں دو حروف "مفصول" یعنی علیحدہ علیحدہ لکھتے جاتے ہیں اور بعض جگہ وہی حروف "موصول" یعنی ملاکر لکھے جاتے ہیں۔ بعض جگہ ایک لفظ گول (ۃ) سے مرقوم ہوتا ہے اور دوسری جگہ وہی لفظ لمبی (ت) سے، وغیرہ[2]۔

رسم خط قرآن کے موضوع پر سب سے اہم تالیف دانیہ DANIA (اندلس میں ایک مقام) کے مشہور عالم ابوعمرو عثمان بن سعید الدانی المعروف بہ ابن الصیرفی (۳۷۹-۴۴۴ھ) مطابق (۹۸۱-۱۰۵۳ء) کی "المقنع" ہے۔ ابوعمرو الدانی کا شمار حفاظ حدیث اور علم قرآن کے ائمہ میں ہوتا ہے، وہ ایک سو سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ "المقنع" رسم خط قرآن کے موضوع پر ایک مختصر مگر اہم کتاب ہے۔ اس میں مصنف نے اپنے شیوخ کے حوالہ سے مختلف علاقوں میں رسم خط قرآن میں متفق علیہ اور مختلف فیہ طریقوں کی نشاندہی کی ہے، اس کے نقاط پر روشنی ڈالی ہے اور مختصراً اسکے احکام ضبط بھی بیان کئے ہیں[3]۔ شیخ ابومحمد قاسم بن فیرۃ الشاطبی (۵۳۸-۵۹۰ھ) مطابق (۱۱۴۴-۱۱۹۴ء) نے "عقیلۃ اتراب القصائد فی اسنی المقاصد" کے نام سے اس کو منظوم شکل دی ہے، جو "العقیلۃ الرائیۃ"[4] نیز "منظومۃ رائیۃ" کے نام سے بھی مشہور ہے[5]۔ اس "رائیۃ" کی مقبولیت کا اندازہ اس کی متعدد شروح سے لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ برہان الدین ابراہیم بن عمر الجعبری (م ۷۳۲ھ) نے "جمیلۃ ارباب المراصد" کے نام سے اور علم الدین علی بن (محمد بن) عبدالصمد السخاوی (م ۶۴۳ھ) نے "الوسیلۃ الی کشف العقیلۃ" کے نام سے اس کی شرحیں لکھیں۔ اس کے شارحین میں شہاب الدین احمد بن محمد ابن جبارہ المرداوی المقدسی الحنبلی (م ۷۲۸ھ) اور السخاوی کے شاگرد ابوعبداللہ محمد بن القفال الشاطبی کا نام بھی شامل ہے۔ علاوہ ازیں نورالدین علی بن سلطان محمد الہروی القاری (م ۱۰۱۴ھ) کی "الہبات السنیۃ العلیۃ علی ابیات الشاطبیۃ الرائیۃ فی الرسم" اور ابوالبقاء علی بن عثمان بن محمد ابن القاصح (م ۸۰۱ھ) کی "تلخیص الفوائد" کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ اس کی شروح میں "الکشف" نامی شرح کا ذکر بھی آتا ہے[6]۔

رسم خط قرآن پر مذکورہ بالا تالیف "المقنع" اوراس کی شروح کے علاوہ ابو العباس احمد بن محمد عثمان الازدی المراکشی معروف بہ ابن البنا (م ۷۲۱ھ) کی عنوان الدلیل فی مرسوم خط التنزیل" بھی قابلِ ذکر کتاب ہے۔[۴] اسی طرح علامہ شیخ محمد ابن احمد المتولی (م ۱۳۱۳ھ) کی منظوم کتاب "اللولوٴ المنظوم فی ذکر جملۃ من المرسوم" اور علامہ شیخ محمد خلف الحسینی (م ۱۳۵۷ھ) کی شرح اللولوٴ المنظوم" نیز اس شرح کا ضمیمہ "مرشد الحیران الی معرفۃ ما یجب اتباعہ فی رسم القرآن" بھی اس موضوع پر قابلِ ذکر تالیفات میں شمار ہوتی ہیں۔[۵]

ہندوستانی علما نے قرآنی علوم میں جو خدمات انجام دی ہیں اور علوم اسلامیہ کے سرمایہ میں جو قابل قدر اور وقیع اضافہ کیا ہے وہ اہلِ علم سے پوشیدہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستانی علما کی عربی زبان میں بعض علمی کاوشیں کسی طرح اہل زبان کی علمی کاوشوں سے کمتر نہیں۔ زیر نظر مخطوطہ "حجۃ الاسلام" اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو رسم خط قرآن پر ایک ہندوستانی عالم نواب بدر الاسلام خاں فاروقی کی ایک مبسوط عربی تصنیف ہے۔

(سراج الدولہ نواب) بدر الاسلام (خاں) (م ۱۱۷۰ھ) ابن نواب النور الدین خاں شہید (م ۱۱۶۲ھ) ابن حاجی محمد النور (م ۱۱۱۰ھ) ابن شیخ محمد منور بن شیخ نعمت اللہ عرف نعم اللہ فاروقی گوپاموی کا شمار اپنے وقت کے ممتاز علما، قرآن ولغت میں ہوتا ہے۔ خاندانی تذکروں سے پتہ چلتا ہے کہ سن ۹۶۶ھ/ ۱۵۵۸ء یعنی عہد اکبری میں مصنف کا خاندان قنوج سے آکر قصبہ گوپامؤ میں آباد ہوگیا تھا، جو اس زمانہ میں علما، وفضلا، کا مرجع ومرکز تھا۔ اس خاندان نے یہاں بڑی شہرت حاصل کی۔ چنانچہ مصنف مذکور کے دادا حاجی محمد النور المعروف بہ شیخ اقدس نے اپنی خدمات جلیلہ اور علم وفضل کی وجہ سے شاہ جہاں کے دور میں بڑی ترقی کی۔ شاہ جہاں نے ان کو شاہی تسبیح خانہ کا انتظام سونپا اور عالمگیر نے ان کی خدمات سابقہ میں اضافہ کرتے ہوئے دیوان بخشی اول میں "دبیر" کے منصب پر فائز کیا۔ مدینہ طیبہ میں حاضری کے موقع پر خلیفۃ المسلمین کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ کی خدمت فراشی کی عزت بھی نصیب ہوئی۔ فرامین سلاطین آل عثمان (ترکی زبان میں) بابت خدمت فراشی، کتب خانہ فاروقی گوپامؤ میں موجود ہیں۔ حج بیت اللہ سے واپسی کے بعد ۵/ رمضان المبارک ۱۱۱۰ھ بمقام اورنگ آباد انتقال ہوا۔ جسد خاکی گوپامؤ لا کر احاطہ "مسجد معظم" میں سپرد خاک کیا گیا۔ شیخ

اقدس کے بیٹے نواب سراج الدولہ خاں جہاں محمد انورالدین خاں شہید بھی اپنے وقت کے مستند علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ صاحب تذکرۃ الانساب ان کے علم و فضل کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔۔۔۔ علی الخصوص در علم اخلاق ثانی امام غزالی بودند"[۹] ان کی شہادت بمقام مدراس فرانسیسیوں کے مقابلہ میں بعمر ۷۷ سال ۱۶ ار شعبان ۱۱۶۲ھ مطابق ۱۷۴۸ء میں ہوئی۔ جسد خاکی حیدر آباد لاکر آصف نگر میں ان کے پیر و مرشد شاہ ولی اللہ قادری کے مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ انھیں شہید نواب کے فرزند اکبر نواب بدرالاسلام خاں فاروقی ہیں، جنھوں نے اپنے آباو اجداد کی علمی روایات اور اخلاقی اقدار کو زندہ اور متحرک رکھا، اور اپنے علمی تفوق اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کی وجہ سے اپنے معاصرین میں منفرد قرار پائے۔ چنانچہ مؤلف تذکرۃ الانساب مولوی مصطفیٰ علی خاں فاروقی (م ۱۱۹۸ھ) مصنف مذکور کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"نواب بدرالاسلام خاں بہادر در سخاوت و شجاعت و مروت بے بدل و در علم تفسیر ولغت فرید العصر بودند"[۱۰]

مؤلف تصریح الانساب مولانا محمد یاور حسین فاروقی نے بھی ان کا تذکرہ کم و بیش انھیں الفاظ میں کیا ہے[۱۱] قصبہ میں بدرالاسلام خاں کی سخاوت و فیاضی کے چرچے سینہ بہ سینہ ابھی تک عوام و خواص کی زبانوں پر ہیں۔ ان کی وفات ۱۰ ار رجب ۱۱۷۰ھ میں ہوئی۔ باغ پختہ میں جو قصبہ کے پچھم طرف واقع ہے، مدفون ہوئے۔ تصریح الانساب میں قطعۂ تاریخ وفات یوں درج ہے:

بدرالاسلام خاں صاحبِ جود	کہ ز حاتم بجود بردہ سبق
چونکہ رحلت نمود تاریخش	گفتہ ام در جوار رحمت حق[۱۲]
	۱۱۷۰ھ

بدرالاسلام خاں کی مذکورہ تصنیف "حجۃ الاسلام" کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:

نام مخطوطہ:	حجۃ الاسلام
موضوع:	رسم خط قرآن
زبان:	عربی
اوراق:	۱۸۳
سطور:	۱۱
موجودہ اوراق:	۱۳۵ (۲۷۰ صفحات)

سائز: ۱۸،۹×۱۱،۸ / ۱۳،۶×۷،۵ سینٹی میٹر

نام مصنف: (سراج الدولہ نواب) بدرالاسلام (خاں بہادر افراسیاب جنگ) فاروقی گوپاموی

نام کاتب: محمد زاہد اکبرآبادی

سن کتابت: ۱۱۷۲ھ

وطن مخطوطہ: (کتب خانہ فاروقی) گوپامئو۔ ضلع ہردوئی

چونکہ یہ مخطوطہ ناقص الاول ہے اور موجودہ شکل میں اس کا پہلا ورق ورقِ (۳۱) ہے جس میں سورۃ الفاتحہ کے لفظ (ملک) کی کتابت اور اس کی کتابت میں اختلافات کا بیان ہے، لہٰذا قیاس یہ ہے کہ ضائع شدہ (۳۰) اوراق میں مصنف کا مقدمہ، لفظ (قرآن) کی لغوی بحث اور اسماء قرآن کی تفصیل وغیرہ دی گئی ہوگی۔ یہ مخطوطہ (۱۸۳) اوراق پر مشتمل تھا لیکن موجودہ شکل میں اس کے صرف (۱۳۵) اوراق محفوظ ہیں۔ چند اوراق درمیان سے بھی غائب ہیں یعنی کل (۴۸) اوراق ضائع ہو گئے۔

مخطوطہ کے ورق (۳۱) کی عبارت سورۃ الفاتحہ کے لفظ (ملک) کے بیان سے شروع ہو کر لفظ (صراط) پر ختم ہو جاتی ہے، اور پھر فوراً اسی صفحہ پر سورۃ البقرۃ شروع ہو جاتی ہے۔ سب سے پہلے ہم سورۃ الفاتحہ سے متعلق مصنف کی بقیہ عبارت نقل کر رہے ہیں ملاحظہ ہو:

"۔۔۔۔ یعقوب بالالف بعد المیم والباقون (مَلِک) بفتح المیم وکسر اللام بغیر الالف وہو المختار لانہ قرأۃ اہل الحرمین وقرئی (مَلَک)۔۔۔ ومَلَّک بلفظ الفعل و(مالکَ) ۔۔۔۔ الحال و(مالکُ) بالرفع ۔۔۔۔ ومضافا ۔۔۔۔ انہ خبر مبتدء محذوف و(مَلِکُ) مضافاً بالرفع والنصب کذا ذکرہ البیضاوی وکلمۃ (صراط) ۔۔۔۔۔ مرسومۃ بالصاد وہذہ من المواضع التی مافیہ قرأتین کتب علی احدہما کذا ذکر فی الاتقان"[13]

مخطوطہ میں بالتفصیل ہر سورۃ کے مختلف حروف والفاظ کی کتابت کے اسالیب اور شکلوں کو واضح کیا گیا ہے۔ کون سا لفظ پورے قرآن میں یکساں طریقہ پر مرسوم ہے، کس لفظ کی کتابت یا قرأت میں اختلاف ہے، یا کونسا لفظ کس سورۃ میں ایک طریقہ سے مرسوم ہے اور دوسری سورۃ میں دوسرے طریقہ سے، کہاں حذف ہے اور کہاں زیادہ، وصل اور فصل کن کن مقامات پر ہے، بدل کہاں کہاں

ہے، کتنے مقامات پر ادغام ہے اور کہاں کہاں ادغام نہیں ہے وغیرہ تمام جزوی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ اسی کے ساتھ اس میں اکثر سورتوں کے آغاز میں ان کے مختلف ناموں کی تفصیل بھی الاتقان کے حوالے سے دی گئی ہے۔

مصنف نے قرآن کے حروف و الفاظ کے اسلوب کتابت و قرأت کو بیان کرنے میں جو منہج اختیار کیا ہے اس کی وضاحت کے لئے ہم چند اقتباسات پیش کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو سورۃ البقرہ کے ضمن میں مصنف کی توضیحات:

"ذکر فی الاتقان کان خالد بن معدان یسمیھا فسطاط القرآن وورد فی حدیث مرفوع فی مسند الفردوس وذلک ای نسمیھا بفسطاط القرآن لعظمھا ولما جمع فیھا من الاحکام التی لم تذکر فی غیرھا وفی حدیث المستدرک تسمیتھا بفسطاط القرآن سنام القرآن وسنام کل شیء اعلاہ وکلمۃ (الٓمٓ) واخواتھا یعنی من المقطعات تکتب علی صورۃ الخط نفسھا لا علی صورۃ النطق بھا اکتفاء بشھرتھا وقطعت حم عسق دون المص وکھیعص طرد اللاولی باخواتھا الستۃ کذا فی الاتقان وکلمۃ (ذلک) واخواتھا (...... فذلکن الذی، و"ذلکما مما علمنی ربی" کلاھما فی یوسف) مرسومۃ بغیر الالف کلھا وکلمۃ (کتب) مرسومۃ بغیر الالف کلھا الّا فی اربعۃ مواضع فمرسومۃ بالالف الاول فی الرعد فی قولہ تعالیٰ "لکل اجل کتاب"، والثانی فی الحجر فی قولہ تعالیٰ "وما اھلکنا من قریۃ الا ولھا کتاب معلوم"، والثالث فی الکھف فی قولہ تعالیٰ "واتل ما اوحی الیک من کتاب ربک"، والرابع فی النمل فی قولہ تعالیٰ طس تلک آیات القرآن وکتاب مبین کذا فی ۔۔۔ واذا اردت ان تحفظ اسماء ھذہ السور الاربعۃ ۔۔۔۔ لفظ (نَرْکَحُ) بمعنی نعتمد ونستند حفظ ھذہ السور الاربعۃ بھذا اللفظ والمراد من کل حرف سورۃ فمن النون النمل، ومن الراء الرعد، ومن الکاف الکھف، ومن الحاء الحجر، وکلمۃ (ھدی) مرسومۃ بالیاء ومقروءۃ بالالف حالۃ الوقف وکلمۃ (الذین) بکسر الذال

للجمع وبفتحها للتثنية فی حم فصلت فی قوله تعالیٰ "ربنا ارنا الذین" و"الذان" فی النساء کلتاهما للتثنية و(الذی) للمفرد کلها مرسومة بلام واحد مشدّد وکلمة (یومنون) واخواتها مرسومة بالواو ومقروءة بالهمزة وکلمة (الصلوٰة) مرسومة بالواو مرکز الالف وبالهاء کلها الا اذا اضیفت الی الضمیر فترسم بالالف والتاء نحو "قل ان صلاتی" و"هم علی صلاتهم"۔۔۔۔فی الانعام و"ماکان صلاتهم" فی الانفال و"لا تجهر بصلاتك" فی اخر بنی اسرائیل و"صلاته وتسبیحه" فی النور بخلاف "ان صلوتك سكن لهم" فی التوبة و"اصلوتك تامرك" فی هود فانهما مرسومتان بالواو مرکز الالف مع انهما مضافتان الی الضمیر فلاختلافهما فی القراءة قرأ نافع وابن کثیر وابوعمرو وابن عامر وابوبکر علی صیغة الجمع والباقون علی الافراد واما (صلوٰت) جمع (الصلوٰة) فمرسومة بغیر الالف بین الواو والتاء وکلمة (مما) موصولة الا فی موضعین فمقطوعة الاول فی النساء فی قوله تعالیٰ "فمن ماملکت ایمانکم" والثانی فی الروم فی قوله تعالیٰ "هل لکم من ماملکت ایمانکم من شرکاء" والتی فی المنافقون فی قوله تعالیٰ "انفقوا مما رزقناکم" ففی رسمها اختلاف وفی المدلل انها مفصول۔۔۔۔"[۱۴]

(یعنی، الاتقان میں مذکور ہے کہ خالد بن معدان اس سورۃ کو "فسطاط القرآن" (فسطاط بمعنی خیمہ) کہا کرتے تھے۔ مسند الفردوس کی ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ ہم اس کو فسطاط القرآن اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنے اندر عظمت رکھتی ہے اور اس میں ان احکام کو جمع کر دیا گیا ہے جو کسی دوسری سورۃ میں مذکور نہیں۔ المستدرک کی حدیث میں ہے کہ اسکو فسطاط القرآن اس لئے کہتے ہیں کہ وہ "سنام القرآن" ہے۔ اور کسی چیز کا سنام اس کا اوپری حصہ ہوتا ہے اور لفظ (الم) اور اس جیسے دوسرے مقطّعات کو ان کی شہرت پر اکتفا کرتے ہوئے کتابت کی ہی شکل میں لکھا جاتا ہے نہ کہ تلفظ کے مطابق اور (حم عسق) کو (المص) اور (کہیعص) کے برخلاف علیحدہ علیحدہ لکھا جاتا ہے تاکہ اول الذکر کو اس کے جیسے (۶) دوسرے

الفاظ کے ساتھ علیحدہ رکھا جاسکے ۵لہ کذافی الاتقان (ذلک) اور اسی قسم کے دوسرے الفاظ جیسے (فذ لکن الذی) اور (ذ لکما ما علمنی ربی) جو دونوں سورہ یوسف کی آیات کے ٹکڑے ہیں، سب کے سب بغیر الف کے مرسوم ہیں۔ اور لفظ (کتٰب) علاوہ چار مقامات کے ہر مقام پر بغیر الف کے مرسوم ہے چنانچہ (۱) سورۃ الرعد کی آیت "لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ" (۲) سورۃ الحجر کی آیت "وَمَا اَہۡلَکۡنَا مِنۡ قَرۡیَۃٍ اِلَّا وَ لَہَا کتاب معلوم" (۳) سورۃ الکہف کی آیت "واتل ما اوحی الیک من کتاب ربک" اور (۴) سورۃ النمل کی آیت "طس تلک آیات القرآن وکتاب مبین" میں یہ لفظ الف کے ساتھ مرسوم ہے۔ کذافی۔۔۔۔

اگر آپ ان چاروں سورتوں کے نام یاد کرنا چاہیں تو لفظ "نرکح" یاد رکھیں جس کے معنی ہیں ہم ان چار سورتوں کے نام یاد رکھنے کے لئے اس لفظ کا سہارا لیتے اور اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ اس لفظ کے ہر حرف سے ایک سورہ مراد ہے، یعنی نون سے سورۃ النمل، را سے سورۃ الرعد، کاف سے سورۃ الکہف اور حا سے سورۃ الحجر۔ لفظ (ہدی) یا سے مرسوم ہے اور حالت وقف میں الف کے تلفظ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور لفظ (الذین) جمع کی صورت میں ذال کو کسرہ دیکر اور تثنیہ کی صورت میں ذال کو فتحہ دیکر جیساکہ سورہ حم فصلت میں "ربنا ارنا الذین" اور سورۃ النسا میں "الذان" دونوں تثنیہ کے لئے آئے ہیں۔ اور (الذی) مفرد کے لئے، سب کے سب ایک مشدد لام کے ساتھ مرسوم ہیں۔ لفظ (یومنون) اور اسی قسم کے دوسرے الفاظ واو کے ساتھ لکھے جاتے ہیں لیکن ہمزہ کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اور لفظ (الصلوۃ) ہر جگہ واو مرکز الالف اور ہا سے مرسوم ہوتا ہے، لیکن اگر ضمیر کی جانب مضاف ہو تو الف اور تا سے مرسوم ہوتا ہے۔ جیسے سورۃ الانعام میں "قل ان صلاتی" اور "ہم علی صلاتہم" سورۃ الانفال میں "وما کان صلاتہم"، سورۃ بنی اسرائیل میں کے آخری حصہ میں "ولاتجہر بصلاتک اور سورۃ والنور میں "صلاتہ وتسبیحہ"، برخلاف سورۃ التوبہ میں "ان صلوتک سکن لہم" اور سورۃ الہود میں "اصلوتک تامرک" کے۔ ان دونوں مقامات پر ضمیر کا مضاف ہونے کے باوجود واو مرکز الالف سے مرسوم ہے۔

ان دونوں کی قرأت میں اختلاف کی وجہ سے نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر اور ابوبکر نے انکی قرأت صیغہ جمیع میں کی ہے اور باقی قرا، نے صیغہ واحد میں (الصلوۃ) کی جمع (صلوت) واو اور تا کے درمیان بغیر الف کے مرسوم ہے۔ لفظ (مما) دو مقامات کے علاوہ موصول مرسوم ہوتا ہے۔ اول سورۃ النسا میں "فمن ماملکت ایمانکم" اور دوم سورۃ الروم میں "ہل لکم من ماملکت ایمانکم من شرکا،" مقطوع (علیحدہ علیحدہ)

مرسوم ہے۔ سورۃ المنافقون کی آیت "انفقوا مما رزقناکم" کے رسم (ــــ لکھنے) میں اختلاف ہے، المدنی میں ہے کہ وہ مفصول ہے)۔

مصنف نے یہی منہج ہر سورۃ میں اپنایا ہے۔ اگر پہلے کسی لفظ یا حرف کی بحث آچکی ہے تو اس کی جانب اشارہ بھی کرتے چلتے ہیں مثلاً:

"وكلمة (حفظين) بغير الالف ذكرناها في البقرة في كلمة (حافظوا) بالالف" (ورق: ۱۲۰) "وكلمة (نعمت) السادس من مواضع احد عشر التي ذكرناها في كلمة (البقرة) انها مرسومة بالتاء" (ورق: ۱۰۵) "وكلمة (كتاب) الثالث من المواضع الاربعة التي ذكرناها اولا في (البقرة) في كلمة (كتب) بغير الالف انها مرسومة بالالف" (ورق: ۱۱۱) "وكلمة (قرءنا) الثانية من الموضعين الذين ذكرناهما في (البقرة) في كلمة (القرآن) بالالف انهما مرسومتان بالهمزة فقط" (ورق: ۱۵۳) "وكلمة (باقية) مرسومة بالالف والهاء وقد ذكرناها في الكهف في كلمة (البقيت) بغير الالف وكلمة "اهم يقسمون رحمت ربك" ورحمت ربك خير مما يجمعون السادسة والسابعة من المواضع السبعة التي ذكرناها في البقرة في كلمة (رحمة بالهاء انها مرسومة بالتاء" (ورق ۱۵۴)

(یعنی لفظ (حفظین) بغیر الف کے مرسوم ہے۔ اس کا ذکر ہم سورۃ البقرۃ میں لفظ (حافظوا) مرسوم بالالف میں کر چکے ہیں۔ اور لفظ (نعمت) ان گیارہ مقامات میں سے چھٹا لفظ ہے جس کا ذکر ہم نے سورۃ البقرۃ میں کیا ہے کہ وہ تا، سے مرسوم ہیں (ورق: ۱۰۵)، اور لفظ (کتاب) الف سے مرسوم ان چار مقامات میں سے تیسرا لفظ ہے جس کا ذکر ہم نے سب سے پہلے سورۃ البقرۃ میں لفظ (کتب) مرسوم بغیر الالف کے تذکرہ میں کیا ہے کہ وہ الف کے ساتھ مرسوم ہے۔ (ورق: ۱۱۱)، اور لفظ (قرءنا) ان دو مقامات میں سے دوسرا لفظ ہے جن کا ذکر ہم نے سورۃ البقرۃ کے لفظ (القرآن) مرسوم بالالف کے تذکرہ میں کیا ہے کہ وہ صرف ہمزہ سے مرسوم ہیں (ورق: ۱۵۳)، اور لفظ (باقیہ) الف اور ہا، سے مرسوم ہے۔ اس کا ذکر ہم نے سورۃ الکہف کے لفظ (البقیت) مرسوم بغیر الالف میں کیا ہے۔ اور "اہم یقسمون رحمت ربک" اور "ورحمت ربک خیر مما یجمعون" ان سات مقامات میں سے بالترتیب چھٹے اور ساتویں مقامات میں سے ہیں جن کا

ذکر ہم نے سورۃ البقرہ میں لفظ (رحمۃ) مرسوم بالہاء کے تذکرہ میں کیا ہے کہ وہ تائے مرسوم ہیں (ورق ۵۴ ا)
سورتوں کے مختلف ناموں کی تفصیل مصنف نے بیشتر جلال الدین السیوطی کی "الاتقان فی علوم القرآن" کے حوالہ سے دی ہے۔ مثلاً سورۃ البراۃ کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

"سورۃ (البراۃ) ذکر فی الاتقان تسمی ایضا (التوبۃ) و (الفاضحۃ) و (سورۃ العذاب) و (المقشقشۃ) ای المبریۃ من النفاق و (المنقرۃ) نقرت فی قلوب المشرکین و (البحوث) بفتح البا و الحافرۃ) لانہا حفرت عن قلوب المنافقین و (المثیرۃ) و (المبعثرۃ) و (مخزیۃ) و (المنکلۃ) و (المشردۃ) و (المدمدمۃ) فھذہ اربعۃ عشرۃ اسما"

سورۃ یٰس کے ضمن میں رقم کرتے ہیں:

"سورۃ (یٰس) ذکر فی الاتقان سورۃ یٰس سمّاھا صلی اللہ علیہ وسلم (قلب القرآن) اخرجہ الترمذی من حدیث انس واخرج البیھقی من حدیث ابی بکر مرفوعا سورۃ یٰس تدعی فی التوراۃ (المعمۃ) تعم صاحبھا بخیری الدنیا والآخرۃ وتدعی (المدافعۃ القاضیۃ) تدفع عن صاحبھا کل سوء وتقضی لہ کل حاجۃ وقال انہ حدیث منکر"

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

"سورۃ (الفلق) ذکر فی الاتقان سورۃ (الفلق) و (الناس) یقال لھما (المعوّذتان) بکسر الواو و (المشقشقتان) من قولھم خطیب مشقشق"

مخطوطہ کے ورق (۱۸۳) کے دوسرے صفحہ (جو کتاب کا آخری صفحہ ہے) پر سورۃ (تبت) سورۃ (الاخلاص) اور سورۃ (الفلق) و (الناس) کا بیان ہے، اس کے بعد اختتامی عبارت ہے۔ ہم یہاں صفحہ آخر کی اختتامی عبارت نقل کر رہے ہیں:

"۔۔۔ الفراغ من انتساخ النسخۃ الشریفۃ المسماۃ بحجۃ الاسلام فی علم الخط المرسوم موافقۃ لرسم الامام الامیر الکبیر الذی استنارت ۔۔۔۔ وکرمہ الافاق واستضاءت بضیاء قسطہ وعدلہ الاسواق ۔۔۔۔۔

بدر الاسلام بفضل المنعم المنعام علی ید العبد العاصی الراجی الی اللہ الغنی
الباری محمد زاھد الاکبر ابادی مولدا والحنفی مذھبا والقادری سلسلۃ
فی التاریخ التاسع والعشرین من شھر رمضان ۱۱۷۲ھ"[16]

حواشی وتعلیقات

[1] تفصیل کے لئے دیکھئے: اردو دائرہ معارف اسلامیہ (قرآن) ص ۵۳۸، لاہور

[2] اس موضوع پر تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: ابن الانباری: کتاب ایضاح الوقف والابتداء ج ۱۔ الزرکشی: البرہان فی علوم القرآن ج ۱۔ السیوطی: الاتقان فی علوم القرآن ج ۲۔ الزرقانی: مناہل العرفان فی علوم القرآن ج ۱ [3] خیر الدین الزرکلی: الاعلام ج ۳، بیروت ۱۹۶۹ء [4] حاجی خلیفہ: کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون ۱۹۴۱ء [4] حاجی خلیفہ: کشف/ ۳/۱ [5] مصدر سابق/ ۱۱۵۹

[6] مصدر سابق/ ۱۱۵۹ [7] مصدر سابق/ ۱۱۷۴ [8] الزرقانی: مناہل القرآن فی علوم القرآن، ۱/ ۲۶۲، قاہرہ۔ [9] مولوی مصطفیٰ علی خاں فاروقی: تذکرۃ الانساب (قلمی)، ورق ۲

[10] مصدر سابق، ورق ۳ [11] مولانا محمد یاور حسین فاروقی: تصریح الانساب (قلمی) ص ۴۹۔۵۰

[12] مصدر سابق ص ۵۰۔ نواب بدر الاسلام خان فاروقی کے خاندان اور آباء واجداد پر مزید تفصیلی معلومات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: سید عبد الحئی، نزہۃ الخواطر ج/ ۶، ص ۷۷۔ ۷۸ و ۲۸۷۔۲۸۸۔ خافی خان: منتخب اللباب ج ۲ ۔ محمد بہاؤ الدین خان: افاضات بندگی۔ ظہیر الدین خان: اساس کرناٹک میر اسمٰعیل ایدی: النورنامہ۔ برہان الدین مدراسی: تزک والاجاہی۔ نواب صمصام الدولہ: مآثر الامراء۔

[13] مخطوطہ حجۃ الاسلام، ورق ۳۱، مخطوطہ چونکہ کرم خوردہ ہے، لہذا کرم خوردہ الفاظ کے مقامات کو ہم نے نقاط سے پُر کیا ہے۔ [14] مصدر سابق، ورق ۳۱ تا ۳۲۔

[15] مصنف کی مراد حمٓ (سورۃ غافر)، حمٓ (سورہ فصلت)، حمٓ عٓسٓقٓ (سورۃ الشوریٰ)، حمٓ (سورۃ الزخرف)، حمٓ (سورۃ الدخان)، حمٓ (سورۃ الجاثیہ) اور حمٓ (سورۃ الاحقاف) سے ہے۔

[16] مصدر سابق، ورق ۱۸۳ صفحۂ آخر۔ سن ٹھیک طرح سے پڑھا نہیں جا سکا، تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ (۲) کے بعد کا ہندسہ (۷) ہی ہے۔ (۲) اور (۱۱) کے ہندسے واضح ہیں۔ ⁂ ⁂ ⁂

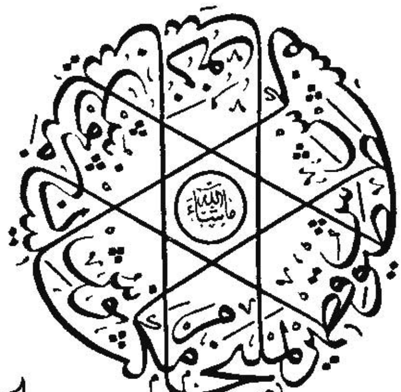

خطِ کوفی، نسخ اور ثلث کے بہترین نمونے